بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محموداً

فون ۴۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم جمعرات

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۳۵ پیسے

جلد ۶۷/۳۲ | ۲۰ شعبان ۱۳۹۸ھ ۲۷ وفا ۱۳۵۷ہش ۲۷ جولائی ۱۹۷۸ء | نمبر ۱۷۱

بحرِ عرفان کے موتی، جوامع الکلم، جواھر الکلام

قرآن مجید اپنے مضامین کھول کر بیان کرنے والی کتاب ہے

قرآنی حقائق ہر زمانہ کے وساوس کا مقابلہ کرنے کے لئے مسلّح سپاہیوں کی طرح کھڑے ہیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادِ باری تعالیٰ

حٰمٓ وَالْکِتٰبِ الْمُبِیْنِ اِنَّا جَعَلْنٰہُ قُرْاٰنًا عَرَبِیًّا لَّعَلَّکُمْ تَعْقِلُوْنَ (الزخرف)

ترجمہ:- حمید و مجید (خدا کی طرف سے یہ نازل ہوئی ہے) ہم اس کتاب کی قسم کھاتے ہیں (یعنی اسے بطور شہادت کے پیش کرتے ہیں) جو اپنے مضامین کھول کر بیان کرنے والی ہے ہم نے اس کتاب کو قرآن بنایا ہے (اور قرآن بھی) ایسا جو عربی ہے تاکہ تم سمجھو۔

حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم

اِنَّ اللّٰہَ یَرْفَعُ بِھٰذَا الْکِتَابِ اَقْوَامًا وَّیَضَعُ بِہٖ اٰخَرِیْنَ۔ (مسلم)

ترجمہ:- اللہ (تعالیٰ) اِس کتاب (قرآن) کے ذریعہ سے بہت سی قوموں کو بلند کرتا ہے اور اسی پر (عمل نہ کرنے کی) وجہ سے بہت سی قوموں کو پست کرتا ہے۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

"جاننا چاہیئے کہ کھلا کھلا اعجاز قرآن شریف کا جو ہر ایک قوم اور ہر ایک اہلِ زبان پر روشن ہو سکتا ہے جس کو پیش کر کے ہم ہر ایک ملک کے آدمی کو ... ملزم و ساکت و لاجواب کر سکتے ہیں وہ غیر محدود معارف و حقائق و علوم حکمیہ قرآنیہ ہیں جو ہر زمانہ میں اس زمانہ کی حاجت کے موافق کھلتے جاتے ہیں اور ہر ایک زمانہ کے خیالات کا مقابلہ کرنے کے لئے مسلّح سپاہیوں کی طرح کھڑے ہیں۔ اگر قرآن شریف اپنے حقائق و دقائق کے لحاظ سے ایک محدود چیز ہوتی تو ہرگز وہ معجزہ تامہ نہیں ٹھہر سکتا تھا۔ فقط بلاغت و فصاحت ایسا امر نہیں ہے جس کی اعجازی کیفیت ہر ایک خواندہ و ناخواندہ کو معلوم ہو جائے۔ کھلا کھلا اعجاز اس کا تو یہی ہے کہ وہ غیر محدود معارف و حقائق اپنے اندر رکھتا ہے۔ جو شخص قرآن شریف کے اِس اعجاز کو نہیں مانتا وہ علمِ قرآن سے سخت بے نصیب ہے۔"

(ازالہ اوہام صفحہ ۱۵۵)

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کی لندن سے ناروے کیلئے روانگی

احباب حضور کی صحت و سلامتی اور دورہ کی کامیابی کیلئے بالالتزام دعائیں کرتے رہیں

ربوہ ۲۶ جولائی۔ مکرم منیر الدین صاحب شمس نائب امام مسجد لندن نے محترم جناب صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب امیر مقامی کی خدمت میں اپنے کیبل گرام مرسلہ ۲۴ جولائی کے ذریعہ اطلاع دی ہے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مع اہلِ قافلہ حسب پروگرام ۲۴ جولائی کو لندن سے ناروے کے لئے روانہ ہوئے۔ بفضلہ تعالیٰ حضور ۲۵ جولائی کو ناروے کے دار الحکومت اوسلو پہنچ چکے ہوں گے۔

احبابِ جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کا سفر و حضر میں حافظ و ناصر ہو حضور کو صحت و سلامتی سے رکھے۔ ہر ہر قدم پر اپنی تائید و نصرت سے نوازے۔ حضور کے اِس دورہ میں غیر معمولی برکت ڈالے اور غلبۂ اسلام کے حق میں اس کے عظیم الشان نتائج ظاہر فرمائے۔ آمین

نتیجہ امتحان دینیات طالباتِ میٹرک

اِس سال میٹرک کی طالبات کا جو دینیات کا امتحان لیا گیا تھا اس میں مندرجہ ذیل طالبات اوّل، دوم اور سوم رہی ہیں:۔

اوّل۔ امۃ القدوس کوثر بنت محمد عبد اللہ صاحب چیمہ ۹۴/۱۰۰

دوم۔ نصرت ربّانی بنت عبد الغفار خان صاحب۔ ۹۰

سوم۔ فوزیہ ہما بنت محمد اکرم خان صاحب ۷۵

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

چندہ مہمان خانہ جلسہ سالانہ کی وصولی خصوصی توجّہ کی محتاج ہے

جلسہ سالانہ کے مہمانوں کے لئے مسجد اقصیٰ کے نزدیک جو مہمان خانہ زیرِ تعمیر ہے۔ اس کی تکمیل کا خاصا کام ابھی باقی ہے اسکے مقابل پر جماعتوں کے عطایا کی رفتار بہت کم ہو گئی ہے اور رقم نہ ہونے کی وجہ سے آجکل تعمیر کا کام بند پڑا ہے۔

لہٰذا متعلقہ جماعتوں کے عہدیداران کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ اِس چندہ کی وصولی کے لئے خصوصی سعی فرمائیں اور وصول شدہ عطایا ساتھ ساتھ مرکز میں بھجواتے رہیں تاکہ جلسہ سالانہ سے قبل تعمیر کا کام مکمل کروایا جا سکے۔

جمع شدہ رقوم بخدمت افسر صاحب خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ کھاتہ $\frac{6855}{157-154}$ میں جمع کرانے کے لئے بھجوائی جائیں اور اِس کی اطلاع دفتر ہٰذا کو بھی بھجوائی جائے۔

(افسر جلسہ سالانہ)

پبلشر: مسعود احمد۔ پرنٹر: سید عبد الحی۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقامِ اشاعت:۔ دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ

روزنامہ الفضل ربوہ
۲۰ شعبان ۱۳۹۸ھ
۲۷ وفا ۱۳۵۷ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

زندہ مذہب کی ایک زندہ علامت

مذہب کی اصل غرض یہ ہے کہ اس کے پیروؤں کے دل اس یقین سے بھر جائیں کہ خدا ہے اور اُسے ہر قدرت اور طاقت حاصل ہے، وہ جو چاہے کر سکتا ہے، اُس کے آگے کوئی بات اَنہونی نہیں۔ یہ یقین انسان کی کایا پلٹ کر رکھ دیتا ہے اور وہ ایک اور ہی انسان بن جاتا ہے۔ وہ اس درجہ خدائی احکام کی بجا آوری میں منہمک ہو جاتا ہے کہ ان احکام کی معمولی سی خلاف ورزی کو بھی وہ موجب خسران و تباب سمجھتا ہے۔

جو مذہب اس غرض کو پورا کرنے کی اہلیت رکھتا ہو وہی زندہ مذہب ہے۔ اس کے زندہ ہونے کا ثبوت یہ ہے کہ وہ زندگی بخش ہے۔ اگر کوئی مذہب لوگوں کے دلوں کو یقین سے پُر کر کے انہیں نئی زندگی عطا کرنے اور اُن کی زندگیوں میں انقلاب عظیم برپا کرنے کی صلاحیت سے عاری ہے تو وہ زندہ مذہب کہلانے کا مستحق نہیں۔ وہ خود مردہ ہے اور اس کے پیرو بھی مُردہ شمار ہونے کے مستحق ہیں۔

اس بنیادی صداقت کو دنیا میں پیش کر کے حضرت بانی سلسلۂ احمدیہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے نہایت محکم دلائل اور زبردست آسمانی نشانوں کے ذریعہ ثابت فرمایا کہ آج روئے زمین پر صرف اور صرف ایک ہی مذہب زندہ مذہب کہلانے کا مستحق ہے اور وہ ہے اسلام۔

یہاں سوال پیدا ہوتا ہے کہ دوسرے مذاہب کے بالمقابل اسلام میں وہ کونسی خوبی ہے جس کی وجہ سے صرف اور صرف وہی زندہ مذہب ثابت ہوتا ہے؟ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس کا یہ جواب دیا ہے کہ اسلام ہی وہ مذہب ہے جس میں یقینی وحی کا سلسلہ جاری ہے اور جو زندہ نشانوں کے ذریعہ یقین کی راہ دکھلاتا ہے اور یہ یقین ہی ہے جو اسلام کے ایک حقیقی پیرو کی زندگی میں انقلاب برپا کر کے زندہ خدا سے اُس کا زندہ تعلق قائم کر دکھاتا ہے۔ چونکہ باقی سب مذاہب میں یقینی وحی اور زندہ نشانوں کا سلسلہ بند ہے اس لئے اُن پر عمل پیرا ہونے سے وہ زندہ یقین پیدا نہیں ہو سکتا جو انسان کی مُردہ زندگی کو بھسم کر کے اُس کی کایا پلٹ دیتا اور زندہ خدا کے ساتھ اس کا زندہ تعلق قائم کر دیتا ہے۔ چنانچہ آپؑ جملہ مذاہب پر اسلام کی اس لازوال فضیلت کا ذکر کرنے کے بعد فرماتے ہیں:-

"جب خدا تعالیٰ نے فرما دیا کہ جو شخص اس جہان میں اندھا ہے وہ دوسرے جہان میں بھی اندھا ہوگا تو ہر ایک طالب حق کے لئے ضروری ہوا کہ اسی جہان میں آنکھوں کا نور تلاش کرے اور اُس زندہ مذہب کا طالب ہو جس میں زندہ خدا کے انوار نمایاں ہوں۔ وہ مذہب مُردار ہے جس میں ہمیشہ کے لئے یقینی وحی کا سلسلہ جاری نہیں کیونکہ وہ انسانوں پر یقین کی راہ بند کرتا ہے اور اُن کو فضول کہانیوں پر چھوڑتا ہے اور ان کو خدا سے نومید کرتا اور تاریکی میں ڈالتا ہے۔ اور کیونکر کوئی مذہب خدا نما ہو سکتا ہے اور کیونکر گناہوں سے چھڑا سکتا ہے جب تک کوئی یقین کا ذریعہ اپنے پاس نہیں رکھتا۔ اور جب تک سورج نہ چڑھے کیونکر دن چڑھ سکتا ہے۔ پس دنیا میں سچا مذہب وہی ہے جو بذریعہ زندہ نشانوں کے یقین کی راہ دکھلاتا ہے۔ باقی لوگ اسی زندگی میں دوزخ میں گرے ہوتے ہیں۔ بھلا بتلاؤ کہ ظن بھی کوئی چیز ہے جس کے دوسرے لفظوں میں یہ معنی ہیں کہ شاید یہ بات صحیح ہے یا غلط۔ یاد رکھو کہ گناہ سے پاک ہونا بجز یقین کے کبھی ممکن نہیں۔ فرشتوں کی سی زندگی بجز یقین کے کبھی ممکن نہیں۔ دنیا کی بے جا عیاشیوں کو ترک کرنا بجز یقین کے کبھی ممکن نہیں۔ ایک پاک تبدیلی اپنے اندر پیدا کر لینا اور خدا کی طرف ایک خارق عادت کشش سے کھینچے جانا بجز یقین کے کبھی ممکن نہیں۔ زمین کو چھوڑنا اور آسمان پر چڑھ جانا بجز یقین کے کبھی ممکن نہیں۔ خدا سے پورے طور پر ڈرنا بجز یقین کے کبھی ممکن نہیں۔ تقویٰ کی باریک راہوں پر قدم مارنا اور اپنے عمل کو ریاکاری کی ملونی سے پاک کر دینا بجز یقین کے کبھی ممکن نہیں۔ ایسا ہی دُنیا کی دولت اور حشمت اور اس کی کیمیا پر لعنت بھیجنا اور بادشاہوں کے قرب سے بے پروا ہو جانا اور صرف خدا کو اپنا ایک خزانہ سمجھنا بجز یقین کے ہرگز ممکن نہیں۔" (نزول المسیح ص۹۲)

چونکہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل پیروی اور اتباع کی برکت سے اسلام کی اس لازوال فضیلت کا ثبوت خود اور اس کا اپنی اور اپنے متبعین کی زندگیوں میں مشاہدہ کرانے کی غرض سے مبعوث ہوئے تھے اس لئے آپ نے روئے زمین کے انسانوں کو مخاطب کر کے فرمایا:-

"اے پاکیزگی کے ڈھونڈنے والو! اگر تم چاہتے ہو کہ پاک دل بن کر زمین پر چلو اور فرشتے تم سے مصافحہ کریں تو تم یقین کی راہوں کو ڈھونڈو اور اگر تمہیں اس منزل تک ابھی رسائی نہیں تو اُس شخص کا دامن پکڑو جس نے یقین کی آنکھ سے اپنے خدا کو دیکھ لیا ہے۔" (نزول المسیح ص۹۵)

جماعت احمدیہ کی بین الاقوامی کسر صلیب کانفرنس اور اس کے موضوع کا امریکہ کے بعض اخبارات میں تفصیلی ذکر

جیسا کہ ہم قبل ازیں لکھ چکے ہیں جماعت احمدیہ کی بین الاقوامی کسر صلیب کانفرنس منعقدہ لندن از ۲ تا ۴ جون ۱۹۷۸ء کا انگلستان ہی نہیں پوری مغربی دنیا میں بفضلہ تعالیٰ بہت چرچا ہوا ہے اور یہ کہ مختلف ملکوں سے رفتہ رفتہ کانفرنس اور اس میں زیر غور آنے والے موضوع کے بارہ میں وہاں کے اخبارات میں شائع ہونے والی خبروں اور مضامین کے متعلق اطلاعات موصول ہو رہی ہیں۔ چنانچہ اس ضمن میں ہم نے ۱۳ جولائی ۱۹۷۸ء کے الفضل میں گی آنا (جنوبی امریکہ) کے اخبار "دی سٹیزن" میں شائع ہونے والے ایک تفصیلی نوٹ کا اردو ترجمہ شائع کیا تھا۔ یہ نوٹ مشہور خبر رساں ایجنسی "رائٹر" کے نامہ نگار لیزلی مرفی (LESLIE MURPHY) کا تحریر کردہ تھا جسے اُس نے سرینگر جا کر وہاں تحریر کیا اور وہیں سے "رائٹر" کو ارسال کیا۔

اب اطلاع موصول ہوئی ہے کہ "رائٹر" کے نامہ نگار مذکور کا یہی تفصیلی نوٹ ریاستہائے متحدہ امریکہ کے بعض اخبارات میں بھی شائع ہوا ہے۔ چنانچہ فلاڈلفیا (امریکہ) سے جناب طاہر عبداللہ ہاگو وانے وہاں کے نہایت ہی با اثر اور سب سے زیادہ پڑھے جانے والے اخبار "فلاڈلفیا انکوائرر" (Philadelphia Inquirer) کا ایک تراشہ ارسال کیا ہے جو اس تفصیلی نوٹ پر مشتمل ہے۔ اخبار مذکور نے اپنے ۹ جولائی ۱۹۷۸ء کے شمارہ میں اس تفصیلی نوٹ کو چھ کالموں میں پھیلے ہوئے درج ذیل نہایت جلی عنوانات کے تحت نمایاں طور پر شائع کیا ہے:-

JESUS IN INDIA?

He escaped to seek Israel's 10 lost tribes, Muslims say.

یعنی "مسیح ہندوستان میں؟"

"مسلمانوں کا کہنا ہے کہ وہ بچ کر اسرائیل کے دس گم شدہ قبائل کی تلاش میں نکل کھڑا ہوا تھا"

یہ ایک اور ثبوت ہے اس امر کا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہماری بین الاقوامی کانفرنس نے عیسائی دنیا کو ہلا کر رکھ دیا ہے۔ مغرب کی عیسائی اقوام اس حقیقت کا نوٹس لینے پر مجبور ہوتی جا رہی ہیں کہ مسیح صلیب پر فوت نہیں ہوئے تھے۔ وہ اس پر سے زندہ اُترنے کے بعد فلسطین سے ہجرت کر کے ہندوستان آئے اور کشمیر میں بنی اسرائیل کے گمشدہ قبائل کو راہِ راست پر لانے کے بعد وہیں طبعی طور پر فوت ہوئے، ان کا مقبرہ آج بھی وہاں موجود ہے۔

یہ وہ حقیقت ہے جس سے مروّجہ عیسائی عقائد (تثلیث الوہیت مسیح صلیبی موت اور کفارہ وغیرہ کا) یکسر باطل ہونا روزِ روشن کی طرح عیاں ہو جاتا ہے۔ یورپ اور امریکہ کے ممالک میں اس حقیقت کا اتنے وسیع پیمانہ پر چرچا ہونا اس امر پر دال ہے کہ وہاں خدا تعالیٰ کے فضل سے غلبۂ اسلام کی راہ بتدریج ہموار ہو رہی ہے۔ وہ وقت آئے گا اور ضرور آئے گا جب خدا تعالیٰ کی سچی توحید ان ممالک میں پھیلے گی اور انہیں سچے خدا کا پتہ چلے گا اور وہ دیوانہ وار اسلام کی آغوش میں کھنچے چلے آئیں گے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مدینہ منورہ کی پہلی اسلامی مملکت میں

مذہبی، تبلیغی آزادی کی چند قرآنی جھلکیاں

مکرم بشیر احمد صاحب زاہد قلعہ صوبا سنگھ ضلع سیالکوٹ

سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے مدینہ میں قدوم میمنت لزوم کا یہ انتہائی حسین آفریں ثمرہ تھا کہ یہاں سلع پہاڑی کے دامن میں، اس سرسبز و شاداب بستی میں۔ جو ہجرت گاہِ سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم بنی، اسلام کی وہ پہلی مملکت معرض وجود میں آئی جس کے بانی شہنشاہ دو عالم حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھے اور اس مملکت کا آئین خداوند قدوس کی وہ آخری کتاب قرآن مجید تھی جو تمام بنی نوع انسان کے لئے مکمل ضابطہ حیات اور دستور العمل ہے اور جس نے پہلی بار دنیا میں یہ نعرۂ حق بلند کیا تھا کہ

"لَآ اِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ قَدْ تَّبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ" (بقرہ ع ۳۴)

کہ دین میں کسی قسم کا جبر و اکراہ نہیں ہے کیونکہ ہدایت گمراہی سے ہر رنگ میں ممتاز ہے۔

قرآن مجید کے اس نعرۂ حق کا یہ نتیجہ ظاہر ہے کہ مدینہ منورہ کی اس پہلی اسلامی مملکت میں غیر مذاہب والوں کو وہ مذہبی تبلیغی آزادی حاصل تھی جس کی نظیر نہ چشم فلک نے اس سے پہلے دیکھی تھی اور نہ آج ہی اسے یہ دیکھنی نصیب ہے۔ چنانچہ یہ ایک حقیقت ہے اور تاریخی واقعات اس کے مصدق ہیں کہ مدینہ منورہ میں غیر مذاہب والے مذہبی لحاظ سے اس قدر آزاد اور بے فکر تھے کہ وہ نہایت دلیری اور بے باکی سے مسلمانوں سے مذہبی مناظرے کرنے اور مجادلوں میں مصروف رہتے تھے۔ اور بعض اوقات تو وہ بڑی بے شرمی اور ڈھٹائی سے اسلام کے خدا اور رسول ؐ پر بھی جبر اور بے ہودہ اعتراض کر دیتے تھے بلکہ استہزاء اور تمسخر سے بھی باز نہ رہتے تھے۔

آئیے! ہم اس بارے میں آپ کی خدمت میں ان چند واقعاتی شواہد کو پیش کریں جن کی قرآن مجید سے تصدیق ہوتی ہے۔

سو عرض ہے کہ قرآن مجید میں خود خداوند قدوس فرماتا ہے:۔

"وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يُّجَادِلُ فِي اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَّلَا هُدًى وَّلَا كِتٰبٍ مُّنِيْرٍ ثَانِيَ عِطْفِهٖ لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ لَهٗ فِي الدُّنْيَا خِزْيٌ وَّنُذِيْقُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَذَابَ الْحَرِيْقِ" (الحج ع ۱)

کہ لوگوں میں کچھ ایسے ہیں۔ جو اللہ کے بارے میں بغیر علم اور بغیر ہدایت اور بغیر روشن کتاب کے جھگڑتے ہیں۔ اس حال میں کہ وہ (تکبر کا اظہار کرنے کے لئے) اپنے پہلو موڑتے ہیں تا کہ اللہ کے راستے سے لوگوں کو گمراہ کریں ان کے لئے دنیا میں رسوائی ہے اور قیامت کے دن ان کو عذاب الحریق سے واسطہ پڑے گا۔

پھر سورۃ بقرہ میں فرماتا ہے:۔

"قُلْ اَتُحَآجُّوْنَنَا فِي اللّٰهِ وَهُوَ رَبُّنَا وَرَبُّكُمْ وَلَنَآ اَعْمَالُنَا وَلَكُمْ اَعْمَالُكُمْ وَنَحْنُ لَهٗ مُخْلِصُوْنَ" (البقرہ ع)

کہ تو ان سے کہہ دے کیا تم ہم سے اللہ کے بارے میں جھگڑتے ہو حالانکہ وہ ہمارا بھی رب ہے اور تمہارا بھی رب ہے اور ہمارے لئے ہمارے اعمال ہیں۔ اور تمہارے لئے تمہارے اعمال ہیں اور ہم تو اسی سے اخلاص کا تعلق رکھنے والے ہیں۔

قرآن مجید کی ان ہر دو آیات سے ظاہر ہے کہ مدینہ منورہ کی پہلی اسلامی مملکت میں غیر مذاہب والے خود حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے خدا تعالیٰ کی ذات ستودہ صفات کے بارے میں جھگڑا کرتے تھے۔ چنانچہ قرآن مجید خود ہی اس بارے میں چند تاریخی ثبوت فراہم کرتا ہے۔ چنانچہ ایک جگہ اس سلسلہ میں ایک شرارت کا یوں ذکر کیا ہے فرمایا:۔

"وَقَالَتِ الْيَهُوْدُ يَدُ اللّٰهِ مَغْلُوْلَةٌ غُلَّتْ اَيْدِيْهِمْ وَلُعِنُوْا بِمَا قَالُوْا بَلْ يَدٰهُ مَبْسُوْطَتٰنِ يُنْفِقُ كَيْفَ يَشَآءُ" (المائدہ ع ۹)

یہود کہتے ہیں کہ اللہ کے ہاتھ میں زنجیر پڑی ہوئی ہے، ان کے ہاتھوں میں زنجیر ڈال دی گئی ہے اور ان کے اسی قول کے سبب ان کو لعنت کا مورد بنا دیا گیا ہے (کیونکہ وہ اتنا بھی نہیں جانتے کہ) اللہ کے دونوں ہاتھ کشادہ ہیں جس طرح چاہتا ہے خرچ کرتا ہے

مصر کے سابق وزیر تعلیم اور بلند پایہ ادیب و صحافی جناب الاستاذ محمد حسین ہیکل نے اپنی مایہ ناز کتاب "حیات محمد" میں یہود کی مذکورہ شرارتوں کا بھی ذکر کیا ہے (اس کتاب کا ترجمہ جناب ابو یحییٰ امام خان نوشہروی نے کیا ہے) اس سے ہم ذیل میں چند مزید شواہد پیش کرتے ہیں۔

وہ لکھتے ہیں:۔

"باوجود باہمی معاہدہ (ص ۲۸۹) کے مسلمان اور یہود کا مناقشہ اس حد تک آ پہنچا کہ فریقین میں آویزش ہونے لگی، جیسا کہ جناب ابوبکرؓ اور ایک یہودی شخص کا معاملہ ہے۔ جناب ابوبکر کس قدر رقیق القلب تھے؟ لیکن فنحاص کی زبان درازی پر ایسا شخص بھی تاب میں نہ رہ سکا۔ وہ اسے تبلیغ کر رہے تھے۔ مگر اس نے جواب میں کہا اے ابوبکر! اگر ہم اللہ کے محتاج ہوتے تو ایک عجیب سی بات تھی۔ مگر تمہارا صاحب تو یہ فرماتا ہے کہ

مَنْ ذَا الَّذِيْ يُقْرِضُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا فَيُضٰعِفَهٗ لَهٗٓ اَضْعَافًا كَثِيْرَةً

(۲-۲۴۶) (کون ہے جو خدا کو قرض حسنہ دیتا ہے پس وہ اس کو کئی گنا بڑھا چڑھا کر بڑھائے گا۔ ترجمہ ناقل) فنحاص نے کہا بخدا اگر ہمارے آگے اس طرح ہاتھ پھیلاتا ہے کہ جیسے ہم تونگر ہیں اور وہ فقیر ہے پھر ہمیں سود خوری سے منع کرتا ہے۔ مگر خود سود دینے کا وعدہ فرماتا ہے۔ ابوبکر اس کی اس یاوہ گوئی پر ضبط نہ کر سکے اس کے منہ پر طمانچہ رسید ...... فرمایا ...... فنحاص نے یہ شکایت رسول اللہ سے کی۔ مگر اپنی یاوہ گوئی کا ذکر حذف کر [illegible] اس واقعہ پر یہ آیت نازل ہوئی ...... لَقَدْ سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ فَقِيْرٌ وَّنَحْنُ اَغْنِيَآءُ سَنَكْتُبُ مَا قَالُوْا ...... وَنَقُوْلُ ذُوْقُوْا عَذَابَ الْحَرِيْقِ" (۳-۱۸۲) کہ اللہ نے ان لوگوں کا کہا سن لیا ہے جنہوں نے یہ بات کہی ہے کہ اللہ محتاج ہے اور ہم دولت مند ہیں ...... سو قریب ہے کہ جو بات انہوں نے کہی ہے ہم ان کے لئے لکھ دیں (یعنی یہ انفاق فی سبیل اللہ کی دعوت کی ہنسی اڑاتے ہیں اور خدا کو محتاج کہتے ہیں) تو عنقریب ...... ہم کہیں گے۔ اب (پاداش عمل میں) عذاب جہنم کا مزا چکھو"

(حیات محمد صـ۱۱ تا صـ۱۲)

پھر لکھتے ہیں:۔

"یہود نے اس رقابت میں اپنی مقدس کتاب (تورات) کے مسلمات سے بھی انکار کر دیا باوجودیکہ یہ تمام گروہ (یہود و مشرکین اور منافقین) خدا کی ہستی پر ایمان کے دعوے میں پیش پیش تھے ...... باہمہ ان سب نے مل کر رسول خدا سے دریافت کیا کہ اللہ نے تو سب مخلوقات پیدا کی، مگر اس کو کس نے پیدا کیا؟ جس کا جواب رسول اللہ نے انہیں وحی الٰہی کی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

زبان سے ان لفظوں میں دیا۔
"قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۝ اللّٰهُ الصَّمَدُ ۝ لَمْ يَلِدْ ۝ وَلَمْ يُوْلَدْ ۝ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ۝"
(حیاتِ محمدؐ صفحہ ۵۰)

قرآن مجید کی یہ آیات بیّنات اور ان کے شانِ نزول" اس امر کا زندہ و تابندہ ثبوت ہیں کہ مدینہ منورہ کی پہلی اسلامی مملکت جس کے سربراہ اعلیٰ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم تھے۔ اس میں غیر مذاہب والوں کو اس حد تک مذہبی و تبلیغی آزادی حاصل تھی کہ وہ علی الاعلان پوری بیباکی اور بے شرمی سے خدا تعالیٰ کی ذات والاصفات پر کیچڑ اچھالتے اور بے ہودہ اعتراض کرنے سے باز نہیں آتے تھے۔

بلاشک۔ یہ درست ہے کہ عیسائیوں کی طرف سے کوئی ایسی تکفیر غلطی نہ ہوئی تھی مگر قرآن مجید سے ثابت ہوتا ہے کہ ان لوگوں نے بھی اس اسلامی مملکت میں پوری آزادی اور دلیری سے تثلیث کے عقیدے کا پرچار کیا تھا۔ خصوصاً الوہیت مسیحؑ کے اثبات کے لئے تو ان کا ساٹھ افراد پر مشتمل ایک وفد نجران سے مدینہ منورہ میں وارد ہوا تھا اور انھوں نے اس اسلامی مملکت کے سربراہ اعلیٰ سے مناظرہ بھی کیا تھا۔

آئیے! اس بارے میں آپ کی خدمت میں چند ناقابل تردید تاریخی شواہد پیش کریں جناب الاستاذ محمد حسین ہیکل کی کتاب "حیاتِ محمدؐ" کے ترجمہ میں مرقوم ہے:۔

(۱) "حضرت محمد صلعم ...... سمجھے۔ مناظروں سے مکالمہ میں کبھی خشونت و برہمی کا اظہار نہ ہونے دیتے۔ آپ نصاریٰ کی کتاب اور خود پر نازل شدہ وحی کے مطابق ان سے مکالمہ فرماتے مثلاً
لَقَدْ كَفَرَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْمَسِيْحُ ابْنُ مَرْيَمَ ۭ قُلْ فَمَنْ يَّمْلِكُ مِنَ اللّٰهِ شَـيْـــًٔا اِنْ اَرَادَ اَنْ يُّهْلِكَ الْمَسِيْحَ ابْنَ مَرْيَمَ وَاُمَّهٗ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا ..... الٰی آخرہ"
(حیاتِ محمدؐ صفحہ ۲۲، ۲۳)

(۲) "نصاریٰ اور مسلمانوں کے اس بنیادی اختلاف (تثلیث و توحید) کی وجہ سے عہدِ نبویؐ میں فریقین کے باہمی مناظرے ہوتا کوئی عجیب خبر نہیں مگر ایسے مواقع میں آنحضرت صلعم "مجادلہم بالتی ھی احسن (۱۶: ۱۲۶) کی ہدایت کے مطابق گفتگو فرماتے وحی الٰہی آپ کی ممد ہوتی جیسا کہ قارئین نے متذکرۃ الصدر آیات (۱۲-۱ تا ۹، ۱۹-۳۶ و ۳-۲۵ و ۴-۱۵ ...) انداز فرمایا ہے۔"
(حیاتِ محمدؐ صفحہ ۲۸)

(۳) "اس دور کے مسیحی قرآن مجید کی متذکرۃ الصدر آیتوں (۳-۴۱ تا ۴۳) کے مطابق بایں طریق حضرت عیسیٰؑ کی خدائی پر استدلال کرتے حضرت مسیحؑ مردوں کو زندگی مادر زاد اندھوں کو بینائی اور برص زدہ اشخاص کو شفائے کامل بخشتے۔ مٹی سے پرندوں کی صورتیں بنا کر اس میں پھونک لگاتے جس سے وہ زندہ بن جاتیں مسیح غیب کی خبریں بتاتے فرماتے وہ صحیح ثابت ہوتیں اور عیسائی کہتے کہ یہ صفات خدا کے ہو سکتے ہیں۔ عہد رسالت کے مسیحی اسی طرح سوچتے اور انہی دلائل کے ساتھ مسلمانوں سے گفتگو یا مناظرہ کرتے پھر یہ نتیجہ نکالتے کہ عیسیٰ بھی خدا ہی ہے۔"
(حیاتِ محمدؐ صفحہ ۴۰ و ۴۱)

(۴) "اس وقت حضرت عیسیٰؑ اور اُن کی ماں کو خدا ماننے والے نصاریٰ کی تعداد بہت زیادہ ہو گئی تھی اور وہ ہر مقام پر پھیلے ہوئے تھے یہ لوگ [illegible] حضرت محمد صلعم کے ساتھ بحثیں کرتے۔
(۱) ان میں سے ایک فرقہ حضرت عیسیٰ کو خدا کہتا۔
(۲) دوسرا گروہ انہیں خدا کا بیٹا تسلیم کرتا۔
(۳) تیسرا طبقہ عیسیٰؑ کو اقانیم ثلاثہ کا ایک اقنوم مانتا۔"
(حیاتِ محمدؐ صفحہ ۴۱)

(۵) "رسول خدا کے ساتھ یہود کا یہ مجادلہ اس حد تک پہنچا کہ قرآن مجید نے بھی سورۃ بقرہ کی مسلسل کئی آیات میں اس کا تذکرہ فرمایا ہے اور اسی مجادلہ کی وہ حکایت سورۃ نساء (آیت ۴۹ تا ۸۳) نازل میں فرمائی گئی۔ ان آیتوں میں اہل کتاب (نصاریٰ۔ یہود) کا ان کی اپنی اپنی کتب کے مطابق رسول اللہ کی رسالت سے انکار کی وجہ سے خود الٰہی کے احکام کے مطابق ان پر لعنت کا ذکر تک مذکور ہے۔"
(حیاتِ محمدؐ صفحہ ۵۹)

(۶) "عہدِ رسالت صلعم میں بھی فریقین میں مکالمے ہوتے رہتے (لیکن یہ بحثیں باہمی دشمنی اور بغض کی حد تک نہ پہنچتیں) نصاریٰ حضرت محمد صلعم کی نبوت سے منکر ہیں مگر مسلمان جناب عیسیٰ کو رسول مانتے ہیں اور یہ کہ نصاریٰ تثلیث کے مقر اور مسلمان توحید پر اس شدت سے قائم ہیں کہ وہ خدا کی ذات میں کسی کی اجارہ داری کا تحمل نہیں کر سکتے۔ مگر مسیحی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی الوہیت کے آگے سرِ تسلیم خم کرتے ہوئے اس پر یہ دلائل پیش کرتے ہیں۔
(۱) مسیح نے گہوارہ میں کلام کیا
(۲) مسیح کو جو معجزے دیئے گئے کسی اور پیغمبر کو نصیب نہ ہوئے
(۳) حضرت عیسیٰ خدائی کے رتبہ تک جا پہنچے
اور عہدِ نبوت کے نصاریٰ مسلمانوں کے ساتھ اس بحث پر قرآن مجید کی یہ آیتیں پیش کرتے "اِذْ قَالَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ يٰمَرْيَمُ اِنَّ اللّٰهَ يُبَشِّرُكِ بِكَلِمَةٍ مِّنْهُ ۖ اسْمُهُ الْمَسِيْحُ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ .... (الیٰ) اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝ (۳-۴۵ تا ۵۱)"
(حیاتِ محمدؐ صفحہ ۱۸ تا ۲۰)

(۷) "دوسرا مسئلہ حضرت مسیحؑ کی صلیب کا ہے جس پر عہدِ نبوی میں فریقین کی بحثیں ہوتیں۔ نصاریٰ کا دعویٰ تھا کہ حضرت عیسیٰؑ نے تمام عالم کی نجات کے لئے اپنے گلے میں پھانسی کی رسی پہنا کر خود کو قربان کر دیا مگر اہل اسلام اسے تسلیم نہیں کرتے۔ اس واقعہ کے متعلق ان کا یہ اعتقاد ہے..... بمصداق ...... وَمَا قَتَلُوْهُ وَمَا صَلَبُوْهُ وَلٰكِنْ شُبِّهَ لَهُمْ (۴-۱۵۵ تا ۱۵۷)"
(حیاتِ محمدؐ صفحہ ۲۸-۲۹)

یہ حقائق و واقعات جن کی تائید میں متعدد قرآنی آیات موجود ہیں۔ اس امر کا روشن ثبوت ہیں کہ مدینہ منورہ کی پہلی اسلامی مملکت میں عیسائی لوگ اس مملکت کے سربراہ اعلیٰ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے کبار صحابہ کرامؓ سے پوری آزادی اور بے باکی سے "الوہیت مسیح" "تثلیث" اور "تصلیب مسیح" کے عقیدوں پر "بحثیں" اور "مناظرے" کرتے رہتے تھے۔

(باقی)

وظیفہ امتحان اطفال

سالانہ اجتماع اطفال کے موقع پر انشاء اللہ تعالیٰ "وظیفہ امتحان اطفال" کا مقابلہ ہوگا جس میں اول و دوم آنے والے اطفال کو انصار اللہ مرکزیہ کی طرف سے وظیفہ دیا جائے گا۔ حسب ذیل نصاب کے مطابق اطفال تیاری کریں:۔

(۱) ترجمہ نماز (۲) قرآن کریم کی آخری دس سورتیں زبانی۔
(۳) اسلام کے بنیادی عقائد (۴) تاریخ اسلام (مکی زندگی)
(۵) تاریخ احمدیت کے بارہ میں موٹی موٹی باتیں۔
(۶) احمدی اور غیر احمدی میں فرق۔
(۷) پاکستان کے بارہ میں موٹے موٹے تاریخی۔ جغرافیائی اور سوشل حالات اور معلومات عامہ۔

(مہتمم اطفال)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ:-

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

مسل نمبر ۲۳۷۱۲

میں سلیمہ آصفہ زوجہ بشیر احمد صاحب ناصر قوم بھٹی پیشہ خانہ داری عمر ۲۰ سال پیدائشی احمدی ساکن دارالیمن وسطی ربوہ ضلع جھنگ۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۰/۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ زیورات طلائی۔ گلوبند وزنی ۲ تولے طلائی کانٹے بڑے وزنی ۱ تولہ طلائی کانٹے چھوٹے وزنی ½ تولہ۔ انگوٹھی وزنی ۳ ماشہ۔ طلائی چوڑیاں دو عدد وزنی ۱½ تولہ۔

کل وزن ۵ تولے ۳ ماشہ

زیورات ۳-۵ تولے قیمت اندازاً ۲۰۰/-۳ روپے

۲۔ حق مہر بذمہ خاوند ۴۰۰/- روپے۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ ۱۰/- روپے ماہوار آمد بصورت جیب خرچ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ سلیمہ آصفہ زوجہ بشیر احمد صاحب ناصر محلہ دارالیمن وسطی ربوہ ضلع جھنگ۔

گواہ شد۔ ناصر احمد وصیت ۲۳۳۲۶ کوارٹر صدر انجمن احمدیہ ربوہ ضلع جھنگ۔

گواہ شد۔ بشیر احمد ناصر ولد نذیر احمد صاحب (خاوند موصیہ) محلہ دارالیمن وسطی ربوہ۔

مسل نمبر ۲۳۷۱۳

میں محمد شریف ولد رحمت اللہ صاحب قوم ارائیں عمر ۵۰ سال پیدائشی احمدی ساکن چھنیاں ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۵/۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

ایک مکان درمیانہ پختہ برقبہ دس مرلہ واقع موضع چھنیاں نزد ربوہ قیمت اندازاً ۹۵۰۰/- روپے۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دی جائیگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ ۵۰/- روپے ماہوار آمد بصورت نان ونفقہ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد۔ محمد شریف ولد رحمت اللہ صاحب چھنیاں نزد ربوہ ضلع جھنگ۔

گواہ شد۔ قریشی صفدر علی ولد اللہ بخش صاحب چھنیاں نزد ربوہ ضلع جھنگ۔

گواہ شد۔ قریشی محمد اسلم ظفر بی۔اے ولد اللہ بخش صاحب چھنیاں نزد ربوہ ضلع جھنگ۔

مسل نمبر ۲۳۷۱۴

میں عبدالغفور ولد فتح محمد خان صاحب قوم ابڑو پیشہ زمیندار عمر ۷۰ سال بیعت ۱۔جنوری ۱۹۶۱ء ساکن کھنڈو ضلع لاڑکانہ سندھ۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۔اپریل ۱۹۷۰ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ زرعی زمین متعلقہ دارہ ۱-۳۶ ایکڑ قیمت (۱۶۰۰/- روپے فی ایکڑ) ۵۷۶۰۰/- روپے

۲۔ غیر پختہ مکان واقع گوٹھ کھنڈو قیمت ۵۰۰۰/- روپے

۳۔ خالی پلاٹ رقبہ ۲ کنال قیمت اندازاً ۱۰۰۰/- روپے

۴۔ بیل دو عدد قیمت اندازاً ۳۰۰۰/- روپے

۵۔ بھینس ایک عدد ۲۰۰۰/- روپے

میزان ۶۸۶۰۰/-

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائیگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ ۲۰۰۰/- روپے سالانہ آمد بصورت زرعی زمین ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد۔ عبدالغفور ولد فتح محمد خان گوٹھ کھنڈو تحصیل وارہ ضلع لاڑکانہ سندھ۔

گواہ شد۔ سراج احمد ولد عبدالغفور صاحب گوٹھ کھنڈو ضلع لاڑکانہ سندھ۔

گواہ شد۔ نثار احمد ولد عبدالغفور صاحب گوٹھ کھنڈو ضلع لاڑکانہ سندھ۔

مسل نمبر ۲۳۷۱۵

میں شریف احمد خان ولد برکت علی خان صاحب قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۵۰ سال پیدائشی احمدی ساکن چک ۵۸ ج ب گھسیانہ ضلع فیصل آباد۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۴/۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت ۲۰۰/- روپیہ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائیگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد۔ شریف احمد خان چک ۵۸ ج ب گھسیانہ ڈاکخانہ خاص ضلع فیصل آباد۔

گواہ شد۔ (مولوی) مولوی برکت علی ولد صوبے خان صاحب چک ۵۸ ج ب گھسیانہ فیصل آباد۔

گواہ شد۔ (مولوی) غلام مصطفیٰ ولد حاجی نواب خان صاحب چک ۵۸ ج ب گھسیانہ فیصل آباد۔

مسل نمبر ۲۳۷۱۶

میں قانتہ انعام زوجہ انعام الحق صاحب کوثر قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر ۲۴ سال پیدائشی احمدی ساکن سبی ضلع سبی بلوچستان۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۰/۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے (۱) حق مہر بذمہ خاوند ۸۰۰/- روپے (۲) زیورات چوڑیاں ۴ تولہ ۲۴۰۰/- (۳) انگوٹھیاں ۸ عدد ۲ تولہ ۱۲۰۰/- روپے (۴) گلوبند ایک عدد ½ تولہ ۹۰۰/- روپے (۵) بالا ایک عدد ۲ تولہ ۱۲۰۰/- روپے (۶) لاکٹ ایک عدد وزن ½ تولہ ۳۰۰/- روپے (۷) بالیاں ¼ تولہ ۱۵۰/- روپے (۸) کانٹے ½ تولہ ۳۰۰/- روپے (۹) بندے ٹکہ نتھ (کل ۱/۱۰) ۶۰۰ روپے کل وزن ۱۱ تولے ۵ ماشے قیمت ۶۶۵۰/- روپے۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائیگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ قانتہ انعام زوجہ انعام الحق کوثر صاحب اکبر منزل ۱۲۵-۲ جناح روڈ سبی ۵۰ سبی ضلع سبی بلوچستان۔

گواہ شد۔ انعام الحق کوثر وصیت ۲۰۱۲ مربی سلسلہ احمدیہ ربوہ۔

گواہ شد۔ حامد کریم محمود وصیت ۲۰۲۱۲ مربی سلسلہ احمدیہ ۵/۶ حدیقۃ المبشرین ربوہ۔

ٹنڈر نوٹس

مندرجہ ذیل کاموں کے لئے اُن ٹھیکیداران سے ٹنڈر مطلوب ہیں جنہوں نے سال ۱۹۷۰ء کی اندراج وتجدید فیس جمع کرادی ہے۔ ٹنڈر مورخہ ۲۸/۷ بوقت ۱۲ بجے دوپہر وصول کئے جائیں گے۔ ٹنڈر فارم قیمت مبلغ ۱۰/- روپیہ (ناقابل واپسی) مورخہ ۲۷/۷ تک ہیڈ کلرک سے لئے جاسکتے ہیں۔

دیگر تفصیلات وغیرہ زیر دستخطی کے دفتر سے دوران اوقات کار ملاحظہ کئے جاسکتے ہیں۔ زیر دستخطی بغیر وجہ بتلائے کوئی یا تمام ٹنڈر مسترد کرنے کا مجاز ہے۔

نمبر شمار	نام کام	زر تخمینہ	زر ضمانت	میعاد
۱	اصلاح وکشادگی سڑک میانوالی مظفر گڑھ میل ۳۴/۰ تا ۵۴/۰ (سیکشن میل ۴۶/۰ تا ۵۱/۰) ضلع میانوالی۔	۲۳,۰۰,۰۰۰/-	۴۶,۰۰۰/-	۱۸ ماہ

ایگزیکٹو انجینئر
ہائی وے ڈویژن میانوالی

IPL 3785

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نتائج سالانہ امتحان جامعہ احمدیہ

جامعہ احمدیہ کے امتحان میں جو طلبہ کامیاب ہوئے ہیں یا جن طلبہ کی کمپارٹمنٹ آئی ہے ان کے نام درج ذیل ہیں اور ساتھ کمپارٹمنٹ کی تفصیل بھی درج ہے۔ باقی طلبہ افسوس ہے کہ کامیاب نہیں ہو سکے۔ کمپارٹمنٹ والے طلبہ رخصتوں کے ان ایام میں پوری تیاری کریں اور ۹-۱۰-۱۱ تبوک (ستمبر ۱۹۷۸ء) کو جامعہ میں حاضر ہو کر امتحان دیں۔ اللہ تعالیٰ محنت کرنے اور کامیابی حاصل کرنے کی آپ کو توفیق بخشے۔ (پرنسپل جامعہ احمدیہ ربوہ)

نام طالب علم	تفصیل نتیجہ و کمپارٹمنٹ

درجہ خامسہ

محمد علی کائرے	پاس
منصور احمد مبشر	دوم
ملک سعید احمد	پاس
عبدالمجید عامر	اوّل
فضل احمد	پاس
رانا فاروق احمد	کمپارٹمنٹ انگریزی اوّل سمسٹر
ذکراللہ ایوب	پاس
حبیب احمد	کمپارٹمنٹ انگریزی
محمد ادریس	پاس
مختار احمد چیمہ	″
نسیم احمد شمس	کمپارٹمنٹ اشتراکیت
محمد اشرف عارف	پاس
طاہر مہدی امتیاز احمد	کمپارٹمنٹ اشتراکیت
عبدالحمید خان	کمپارٹمنٹ انشاء سمسٹر دوم و ترجمۃ القرآن

درجہ رابعہ

محمد اکرم عمر	اوّل
عنایت اللہ زاہد	دوم
محمود احمد ناصر	پاس
میر عبدالباسط	″
محمد افضل ظفر	″
حمید اللہ	″
سیّد حسین احمد	″
مرزا عبدالصمد	کمپارٹمنٹ انشاء سمسٹر اوّل
ملک منصور احمد	پاس
ریاض محمود باجوہ	″
سیف اللہ خان	″
مظفر احمد	″
محمد یونس خالد	کمپارٹمنٹ انگریزی سمسٹر دوم
صفدر حسین	پاس
منصور احمد قمر	″

درجہ ثالثہ

منیر احمد جاوید	دوم
محمد الیاس منیر	اوّل
عبدالماجد طاہر	پاس
ملک محبوب احمد	″
نعمت اللہ	″
نصیر الدین بھٹی	″
اخلاق احمد انجم	″
ظفر احمد	″
قریشی داؤد احمد	کمپارٹمنٹ انشاء دوم، انگریزی B۔ دوم
عبدالمجیب	کمپارٹمنٹ تفسیر ا۔ دوم ۲۔ نحو اوّل۔
ارشاد احمد ملہی	کمپارٹمنٹ تفسیر ا۔ اوّل ادب عربی۔ دوم۔ ترجمۃ القرآن مکمل
عبدالباسط	کمپارٹمنٹ تفسیر ا۔ اوّل
صفدر نذیر	پاس
افتخار احمد چیمہ	کمپارٹمنٹ تفسیر ا۔ دوم

درجہ ثانیہ

عبدالسمیع خان	اوّل
عبدالمومن طاہر	دوم
مبشر احمد طارق	پاس
ظفر احمد	″
جاوید احمد	″
نصیر احمد شاہد	″
احسان اللہ	″
محمد ظفر اللہ ہنجرا	″
طاہر محمود	″
بشارت الرحمن	″
مسعود احمد	کمپارٹمنٹ انشاء اوّل سمسٹر
نصیر احمد ورک	پاس
احمد جبرائیل سعید	″
اقبال احمد	کمپارٹمنٹ انگریزی ا۔ دوم انگریزی B۔ دوم
اظہر احمد	پاس
سعید الرحمن	کمپارٹمنٹ انگریزی ا و ب۔ دوم
انعام الرحمن	پاس
ممتاز احمد	کمپارٹمنٹ انشاء اوّل انگریزی ا۔ دوم
وسیم احمد ظفر	پاس
ضیاء اللہ مبشر	″
محمد نسیم تبسم	کمپارٹمنٹ انشاء دوم انگریزی ا۔ دوم۔ انگریزی ب۔ دوم
صادق محمد طاہر	کمپارٹمنٹ انگریزی ب دوم۔ ۲۔ صرف دوم
ارشاد احمد خان	کمپارٹمنٹ انگریزی ا دوم۔ انگریزی ب اوّل و دوم۔
افتخار احمد	پاس
ہدایت اللہ ناصر	کمپارٹمنٹ نحو دوم

درجہ اولیٰ

ہدایت علی	دوم
منصور احمد	پاس
قمر داؤد	″
فہیم احمد	اوّل
مبشر احمد	پاس
مبارک احمد بسرا	″
عبدالحلیم	″
طاہر محمود احمد	″
طاہر محمود خان	کمپارٹمنٹ انشاء دوم انگریزی ا۔ اوّل۔ انگریزی ب۔ دوم
احمد ڈاڈی	پاس
مشہود احمد	کمپارٹمنٹ انشاء اوّل و دوم۔ انگریزی ا اوّل۔ انگریزی B دوم۔
محمد احمد	کمپارٹمنٹ انشاء دوم انگریزی ب۔ دوم
فضل الٰہی	پاس
طاہر احمد مبشر	″
انور حسین	″
رفیق احمد بھٹی	کمپارٹمنٹ انشاء اوّل و دوم۔ انگریزی ا دوم۔ انگریزی ب دوم۔
برہان محمد خان	پاس
محمود احمد ناصر	″
عبدالرشید انور	″
یونس علی	کمپارٹمنٹ انگریزی ا اوّل و دوم۔ انگریزی B دوم

درجہ ممہدہ

محمود احمد بٹ	کمپارٹمنٹ انگریزی ا۔ دوم۔ انگریزی ب دوم۔
منور احمد شاہد	پاس
قمر الدین	کمپارٹمنٹ انگریزی ا دوم۔ انگریزی ب دوم
عبدالوہاب	پاس
نعیم احمد	″
نعمت اللہ جاوید	″
خلیل احمد	″
محمد یوسف	کمپارٹمنٹ انگریزی ب دوم۔
ناصر محمود	کمپارٹمنٹ انگریزی ب، دوم
محمد امین	پاس
عبدالرشید	″
فضیل عیاض احمد	اوّل
ضیاء اللہ ظفر	پاس
محمد حنیف	″
وسیم احمد شمس	کمپارٹمنٹ ترجمۃ القرآن اوّل۔
خواجہ ایاز احمد	دوم
صالح احمد	پاس
شہادت علی	کمپارٹمنٹ انگریزی ا اوّل و دوم۔ انگریزی ب۔ دوم۔ صرف دوم

فصلِ خاص

عبدالغفار	پاس
یوسف بن صالح	″
عبداللہ حسین جمعہ	″
ظفر اللہ احمد	″
یسری بن محمد یوسف	کمپارٹمنٹ اردو ا و ب۔ پہلا سمسٹر
بشیر الدین احمد	پاس
مرزوقی باروس	″
امام توحید احمدی	″
احمد ہدایت اللہ	″
مستری رؤوف	″
یوسف خالد	″

علی جمعہ گیوا شہادت الاجانب کے امتحان میں پاس ہوئے ہیں۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۲